عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مائۃ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ
سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور

مَن یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیراً یُفَقِّہہُ فِی الدِّین

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّیٰ بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا۔

الناشر سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ [illegible]

قیمت ۲/۵۰

سمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالےٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی خاں وفتاویٰ عالمگیری وغیرہ۔ پانچویں ان کے امام نے کھدینے تفویۃ الایمان میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے۔ دیکھو شفاء شریف قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ۔ چھٹے اسی تفویۃ الایمان میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت مرکر مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر۔ ساتویں یہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے دیکھو در مختار و درر و غرر و مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال ۲۸: بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں۔

الجواب: ہاں ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی در مختار اور طحطاوی مراقی الفلاح اور تبیین الحقائق امام زیلعی اور رد المختار اور غنیہ اور صغیری اور فتح المعین۔

سوال ۲۹: امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں۔

الجواب: ہاں دیکھو رد المختار اور فتح اور طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بیشک اس نے اسلام ڈھانے میں مدد دی۔

سوال ۳۰: کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔

الجواب: مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ امت کے دو معنی ہیں، امت دعوت جنہیں نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں اس معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اس معنی میں داخل نہیں دیکھو توضیح امام صدر الشریعۃ اور تلویح تفتازانی۔

سوال ۳۱: تقرر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا۔

الجواب: کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جسے جماعت کثیرنے چاہا۔ دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال ۳۲: کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ بہت صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنت سے فقط اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرات شیخین سے افضل جانتا ہے اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ اور جو تبرائی ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ اور عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہوگی۔

سوال ۳۳: کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی کو حق امام و موذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو۔

الجواب: اوروں کا دعویٰ بانی مسجد یا اسکی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے دیکھو عالمگیری وقاضی خاں اور امام و مؤذن قایم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اسکی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

سوال ۳۴: کیا ارشاد ہے علمائے ربانیین کثر اللہ تعالےٰ امثالہم و فضلائے حقانیین خذل اللہ اعداءہم کا اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم ہے لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عاید ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں کفر قولی کفر فعلی۔ کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جسمیں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندیوں نے توہین خدا و رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی بکی اور کفر فعلی یہ کہ ایسا فعل کیا جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنار باندھنا۔ بت کو سجدہ کرنا وغیرہ۔ اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ قسم کھاکر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث و آیات فیصلے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے اب بتایئے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بجائے آیات و احادیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے۔ جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں۔ ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں۔ انتہی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔

بینوا توجروا۔

الجواب: جو مدعی حق پر ہیں وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے رو ز حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا